سوال

(430) اولاد کو ہبہ کرنے میں برابری کرنا ضروری ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید کی چند اولاد ہیں اور سب کو اس نے زیورات و جہیز وغیرہ دے کر شادی کر دی ایک لڑکی باقی ہے اور اب زید کی ملک میں بجز ایک مکان کے جو تخمینا قیمت میں اول اولاد کے زیورات اور جہیز کے برابر بھی نہ ہو گا کچھ نہیں ہے اس صورت میں زید اگر اس مکان کو اس لڑکی کو ہبہ کرنا چاہے جو اب تک ناکدخدا (کنواری) ہے تو اور اولاد کو روکنے کا حق ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسی صورت میں کہ وہ مکان اس سے کم قیمت ہے جو زیور کسی اولاد کو دے چکا ہے تو یہ چاہیے کہ وہ مکان اسی ناکدخدا لڑکی کو دے اس لیے کہ از روئے شرع شریف کے اولاد کو دینے میں تسویہ (برابری) کا لحاظ رکھنا چاہیے تو اگر یہ مکان اس کے برابر ہوتا جو کچھ اور اولاد کو دے چکا ہے تب بھی زید کو اس ناکدخدا لڑکی کو یہ مکان دینا تھا اور درحالیکہ کم ہے تو بدرجہ اولیٰ دے سکتا ہے علاوہ اور کچھ بھی اگر اس کے پاس ہو اور دے تاکہ برابر ہو جائے تو بہتر ہے اس سے روکنے والا "مناع للخیر" ہے۔

"عن النعمان بن بشیر ان اباہ اتٰی بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: انی نحلت ابنی ہذا غلاما فقال: ((اکل ولدک نحلت مثلہ؟)) قال: لا' قال: ((فارجعہ)) [1] (رواہ البخاري في صحیحہ)

(نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کا باپ انھیں اپنے ہمراہ لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام ہبہ کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو (برابر) اس طرح کا ہبہ دیا ہے؟ انھوں نے عرض کی نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے واپس لے لو)

"وعن عامر قال: سمعت النعمان بن بشیر وہو علی المنبر یقول: اعطانی ابی عطیة فقالت عمرة بنت رواحة: لا ارضیٰ حتی تشہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتٰی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال: انی اعطیت ابنی من عمرة بنت رواحة عطیة فامرتنی ان اشہدک یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم قال: ((اعطیت سائر ولدک مثل ہذا؟)) قال: لا قال: فاتقوا اللہ واعدلوا بین اولادکم)) قال: فرجع فرد عطیتہ" [2] (رواہ البخاري في صحیحہ)

(عامر رحمة اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو منبر پر کھڑے ہو کر یہ کہتے ہوئے سنا۔ میرے باپ نے مجھے ایک عطیہ دیا تو عمرہ بنت رواحہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا (میری والدہ) نے کہا میں راضی نہیں حتی کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنالو۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی میں نے عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اپنے بیٹے کو ایک عطیہ دیا ہے اور اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !اس نے کہا ہے کہ میں آپ کو گواہ بناؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم نے اپنی باقی اولاد کو بھی اسی طرح کا عطیہ دیا ہے؟'' انھوں نے عرض کی نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان انصاف کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں وہ واپس آئے اور اپنا عطیہ واپس لے لیا)

"وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ رفعہ: ((سووابین اولادکم فی العطیۃ فلوکنت مفضلا احدا لفضلت النساء "[3](اخرجہ سعید بن منصور والبیھقی من طریقہ حسن فتح الباری 536/10مطبوعہ انصاری)

(سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے عطیہ دینے میں اپنی اولاد کے درمیان برابری کرو اگر میں کسی کو فضیلت وترجیح دینے والا ہوتا تو عورتوں کو ترجیح دیتا)

---

[1]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (2446) صحيح مسلم رقم الحديث (1623)

[2]۔ صحيح البخاري رقم الحديث (2447)

[3]۔المعجم الكبير للطبراني (354/11)سنن البيهقي (177/6) اس کی سند میں "سعید بن یوسف الرحی" ضعیف ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب البیوع، صفحہ:658

محدث فتویٰ